بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ ہجرت - آج ساڑھے نو بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع منظر ہے - کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو اسہال کی شکایت ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ -

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو آج بخار اور سر درد کی شکایت ہے کامل صحت کیلئے دعا کیجائے -

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب جو علاج کے لئے لاہور میں مقیم ہیں اُن کی صحت کے لئے احباب خاص طور پر دعا کرتے رہیں -

سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے -

جلد ۳۲ | ۱۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۳ ہش | ۲۰ جمادی الاول ۱۳۶۳ ھ | ۱۴ مئی ۱۹۴۴ ء | نمبر ۱۱۲

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۰ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ

احرار دہلی کا بے معنی جواب

گذشتہ ہفتہ جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے جو اشتہار بعنوان "حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام مسلمانان دہلی اور اُن کے علماء کے نام" شائع کیا گیا تھا - اس کا جواب دینے کے لئے احرار نے ۵ رمئی کو جامع مسجد دہلی میں جلسہ کیا - اور اس کی حسب ذیل رپورٹ سکرٹری مجلس احرار دہلی کی طرف سے اخبارات میں شائع کرائی گئی ہے -

" ۵ رمئی کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں ایک عظیم الشان جلسہ حکیم محمد عبد الحفیظ صاحب کی صدارت میں شروع ہوا - قرآن کریم کی تلاوت کے بعد حضرت مولانا مظہر علی صاحب اظہر ایم - ایل - اے نے زبردست تقریر فرماتے ہوئے قادیانیوں کے شائع شدہ ہینڈبل کا جواب دیا - مولینا نے فرمایا - کہ ہم آج بھی (حضرت) مرزا بشیر الدین (محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ) سے معاملہ کرنے کے لئے تیار ہیں "

(روزنامہ پیام ۸ رمئی)

مگر یہ جواب احرار کے ٹال مٹول کا ثبوت ہے - اور ہر ہوشمند جس نے جماعت احمدیہ دہلی کا اشتہار پڑھا ہے - وہ احرار کے اس جواب کو دیکھنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کرے گا - کہ احرار کے پاس امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مطالبہ کا کوئی جواب نہیں ہے - یہ کہنا کہ ہم معاملہ کرنے کے لئے تیار ہیں - اگر حقیقت پر مبنی ہے - تو پھر کیا وجہ ہے - کہ ہمارے مطالبہ کو پورا کر کے معاملہ طے نہیں کیا جاتا - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخالفین دہلی کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ

" اگر آپ لوگ اپنے زعم میں ہمیں دشمن اسلام تصوّر کرتے ہیں - تو اس کی آسان صورت یہ ہے - کہ آپ لوگ اپنی اپنی جماعت اور اپنے اپنے ہم خیال لوگوں میں سے اسلام کی اشاعت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے والے نوجوانوں اور تبلیغ دین کے لئے اپنی جائدادیں اور اموال راہِ خدا میں دینے والے اشخاص کا مطالبہ کریں - میں بھی اپنی چھوٹی اور غریب جماعت سے یہی مطالبہ کروں گا - اس کے نتیجہ میں دنیا پر واضح ہو جائے گا - کہ کن کے ساتھ خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت کا ہاتھ ہے - اور کونسا فریق اسلام کا حقیقی خیر خواہ اور دلوں میں اس کا سچا درد رکھتا ہے - میری تازہ تحریک پر جو میں نے اپنی جماعت میں ابھی حال میں کی ہے - اس وقت تک ۱۵۰ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر چکے ہیں - اور ایک کروڑ روپیہ کی جائیداد وقف ہو چکی ہے - پس اگر آپ لوگ سچے ہیں - تو میدان میں نکلیں - اور اس طریق فیصلہ کو قبول کر کے اپنے دعوٰی کی صداقت کو ثابت کریں "

اب بات آسان ہے - احرار کو اگر یہ طریق فیصلہ منظور ہے - تو چاہیئے کہ اپنے ہم خیال لوگوں میں اعلان کریں - کہ اسلام کی اشاعت کے لئے نوجوان اپنی زندگیاں اور تبلیغ دین کے لئے لوگ اپنی جائدادیں اور اموال وقف کریں - اور پھر نام بنام ان کا اعلان کر دیں - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے تازہ ارشاد پر خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے والوں کی طویل فہرستیں "الفضل" میں شائع بھی ہو چکی ہیں - اور انہیں ضروری ہدایات دے کر مختلف کاموں پر متعین کیا جا رہا ہے - احرار بھی اسی قسم کی فہرستیں پیش کریں - اور پھر ان کے سپرد تبلیغ اسلام کا کام کریں - اس کے بعد جو نتیجہ رونما ہوگا - اس سے دنیا خود فیصلہ کر لے گی - کہ کن کے ساتھ خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت کا ہاتھ ہے - اور کونسا فریق اسلام کا حقیقی خیر خواہ اور دلوں میں اس کا سچا درد رکھتا ہے -

لیکن اس طریق سے نتیجہ کا انتظار تو دور کی بات ہے - احراری لیڈروں کے اعلان پر ہی ثابت ہو جائے گا - کہ ان کی آواز پر لبیک کہہ کر اپنی زندگیاں اور اپنی جائدادیں اسلام کے لئے وقف کرنے والے کتنے لوگ کھڑے ہوتے ہیں - یہ بات چونکہ احرار پر بھی خوب اچھی طرح واضح ہے - اس لئے ادھر کا انہوں نے رُخ ہی نہیں کیا - اور یہ کہکر ٹال دیا ہے - کہ وہ معاملہ کرنے کے لئے تیار ہیں - اگر وہ تیار ہیں - تو پھر میدان عمل میں نکل کر تیاری کا ثبوت کیوں نہیں دیتے - منتظر کس بات کے ہیں؟ ہم ایک مرتبہ پھر احرار اور ان کے ہم خیال لوگوں کو دعوت دیتے ہیں - کہ وہ اس نہایت مفید اور مبارک تجویز فیصلہ کو قبول کر کے دنیا پر واضح کر دیں - کہ ان کے اسلام کی ہمدردی اور خیر خواہی کے دعوے محض زبانی جمع خرچ نہیں ہیں - بلکہ ان کی آواز پر سینکڑوں ہزاروں اشخاص میدان عمل میں نکلنے اور اپنی زندگیاں اور جائدادیں تبلیغ دین کے لئے اللہ تعالےٰ کی راہ میں وقف کرنے کو تیار ہیں - لیکن اگر انہوں نے اس مطالبہ کو پورا نہ کیا - تو ظاہر ہے کہ اسلام کو سربلند کرنے کے لئے جن عظیم الشان قربانیوں کی ضرورت ہے - ان میں سے پہلے مطالبہ کو ہی جب یہ لوگ پورا نہیں کر سکتے - تو آگے ان سے کیا امید ہو سکتی ہے؟ اصل بات یہ ہے - کہ ان لوگوں کے دعوے محض نمائشی اور حقیقت سے خالی ہیں - یہ جو کچھ منہ سے کہتے ہیں - وہ ان کے دل میں نہیں ہوتا ہے - یہی وجہ ہے - کہ ان سے خدمت اسلام کی توفیق چھین لی گئی ہے - اور خدا تعالیٰ کی خاطر ۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر :- غلام نبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲	۱۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۳ ہش	۲۰ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ	۱۴ مئی ۱۹۴۴ء	نمبر ۱۱۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ ہجرت۔ آج ساڑھے نو بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کو اسہال کی شکایت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو آج بخار اور سر درد کی شکایت ہے کامل صحت کیلئے دعا کیجائے۔

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب جو علاج کے لئے لاہور میں مقیم ہیں۔ اُن کی صحت کے لئے احباب خاص طور پر دعا کرتے رہیں۔

سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔

احرار دہلی کا بے معنی جواب

گذشتہ ہفتہ جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے جو اشتہار بعنوان "حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام مسلمانان دہلی اور اُن کے علماء کے نام" شائع کیا گیا تھا۔ اس کا جواب دینے کے لئے احرار نے ۵ رمئی کو جامع مسجد دہلی میں جلسہ کیا۔ اور اس کی حسب ذیل رپورٹ سکرٹری مجلس احرار دہلی کی طرف سے اخبارات میں شائع کرائی گئی ہے۔

"۵ رمئی کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں ایک عظیم الشان جلسہ حکیم محمد عبدالحفیظ صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد حضرت مولانا مظہر علی صاحب اظہر ایم۔ ایل۔ اے نے زبردست تقریر فرماتے ہوئے قادیانیوں کے شائع شدہ ہینڈبل کا جواب دیا۔ مولانا نے فرمایا۔ کہ ہم آج بھی حضرت مرزا بشیر الدین (محمود احمد ایدہ اللہ تعالے) سے معاملہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

(روزنامہ پیام ۸ رمئی)

مگر یہ جواب احرار کے ٹال مٹول کا ثبوت ہے۔ اور ہر ہوشمند جس نے جماعت احمدیہ دہلی کا اشتہار پڑھا ہے۔ وہ احرار کے اس جواب کو دیکھنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کرے گا۔ کہ احرار کے پاس امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے مطالبہ کا کوئی جواب نہیں ہے۔ یہ کہنا کہ ہم معاملہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر حقیقت پر مبنی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ہمارے مطالبہ کو پورا کر کے معاملہ طے نہیں کیا جاتا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے مخالفین دہلی کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ

"اگر آپ لوگ اپنے زعم میں ہمیں دشمن اسلام تصور کرتے ہیں۔ تو اس کی آسان صورت یہ ہے۔ کہ آپ لوگ اپنی اپنی جماعت اور اپنے اپنے ہم خیال لوگوں میں سے اسلام کی اشاعت کے لئے زندگیاں وقف کرنے والے نوجوانوں اور تبلیغ دین کے لئے اپنی جائدادیں اور اموال راہ خدا میں دینے والے اشخاص کا مطالبہ کریں۔ میں بھی اپنی چھوٹی اور غریب جماعت سے یہی مطالبہ کروں گا۔ اس کے نتیجہ میں دنیا پر واضح ہو جائے گا۔ کہ کن کے ساتھ خدا تعالے کی تائید و نصرت کا ہاتھ ہے۔ اور کونسا فریق اسلام کا حقیقی خیر خواہ اور دلوں میں اس کا سچا درد رکھتا ہے۔ میری تازہ تحریک پر جو میں نے اپنی جماعت میں ابھی حال میں کی ہے۔ اس وقت تک ۱۵۰ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ اور ایک کروڑ روپیہ کی جائداد وقف ہو چکی ہے۔ پس اگر آپ لوگ سچے ہیں۔ تو میدان میں نکلیں۔ اور اس طریق فیصلہ کو قبول کر کے اپنے دعویٰ کی صداقت کو ثابت کریں۔"

اب بات آسان ہے۔ احرار کو اگر یہ طریق فیصلہ منظور ہے۔ تو چاہیئے کہ اپنے ہم خیال لوگوں میں اعلان کریں۔ کہ اسلام کی اشاعت کے لئے نوجوان اپنی زندگیاں اور تبلیغ دین کے لئے لوگ اپنی جائدادیں اور اموال وقف کریں۔ اور پھر نام بنام ان کا اعلان کر دیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے تازہ ارشاد پر خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے والوں کی طویل فہرستیں "الفضل" میں شائع بھی ہو چکی ہیں۔ اور انہیں ضروری ہدایات دے کر مختلف کاموں پر متعین کیا جا رہا ہے۔ احرار بھی اسی قسم کی فہرستیں پیش کریں۔ اور پھر ان کے سپرد تبلیغ اسلام کا کام کریں۔ اس کے بعد جو نتیجہ رونما ہوگا۔ اس سے دنیا خود فیصلہ کر لے گی۔ کہ کن کے ساتھ خدا تعالے کی تائید و نصرت کا ہاتھ ہے۔ اور کونسا فریق اسلام کا حقیقی خیر خواہ اور دلوں میں اس کا سچا درد رکھتا ہے۔

لیکن اس طریق سے نتیجہ کا انتظار تو دور کی بات ہے۔ احراری لیڈروں کے اعلان پر ہی ثابت ہو جائے گا۔ کہ ان کی آواز پر لبیک کہہ کر اپنی زندگیاں اور اپنی جائدادیں اسلام کے لئے وقف کرنے والے کتنے لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ بات چونکہ احرار پر بھی خوب اچھی طرح واضح ہے۔ اس لئے ادھر کا انہوں نے رُخ ہی نہیں کیا۔ اور یہ کہہ کر ٹال دیا ہے۔ کہ وہ معاملہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر وہ تیار ہیں۔ تو پھر میدان عمل میں نکل کر تیاری کا ثبوت کیوں نہیں دیتے۔ منتظر کس بات کے ہیں؟ ہم ایک مرتبہ پھر احرار اور ان کے ہم خیال لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ اس نہایت مفید اور مبارک تجویز فیصلہ کو قبول کر کے دنیا پر واضح کر دیں۔ کہ ان کے اسلام کی ہمدردی اور خیر خواہی کے دعوے محض زبانی جمع خرچ نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی آواز پر سینکڑوں ہزاروں اشخاص میدان عمل میں نکلنے اور اپنی زندگیاں اور جائدادیں تبلیغ دین کے لئے اللہ تعالے کی راہ میں وقف کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن اگر انہوں نے اس مطالبہ کو پورا نہ کیا۔ تو ظاہر ہے کہ اسلام کو سربلند کرنے کے لئے جن عظیم الشان قربانیوں کی ضرورت ہے۔ ان میں سے پہلے مطالبہ کو ہی جب یہ لوگ پورا نہیں کر سکتے۔ تو آگے ان سے کیا امید ہو سکتی ہے؟

اصل بات یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کے دعوے محض نمائشی اور حقیقت سے خالی ہیں۔ یہ جو کچھ منہ سے کہتے ہیں۔ وہ اُن کے دل میں نہیں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان سے خدمت اسلام کی توفیق چھین لی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی خاطر جانی یا مالی قربانی کرنا محال ہو گیا ہے۔ آج تک اس پہلو سے جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ثابت ہو چکے ہیں۔ تو آئندہ کیوں کر مقابلہ پر آ سکتے ہیں۔ جبکہ خدا تعالے کے فضل سے جماعت احمدیہ عظیم الشان قربانیوں میں قدم رکھ رہی ہے۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کا اہم ارشاد

۴ مئی کو بعد نماز مغرب ایک صاحب نے ایک بچہ حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ اور عرض کیا کہ وہ اس کو تبلیغ احمدیت کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں۔ بچے نے مڈل کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ حضور نے فرمایا تبلیغ کے لئے سب سے بہتر تعلیم تو مدرسہ احمدیہ ہی کی ہے۔ آپ اپنے بچے کو مبلغ بنانے کے لئے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرا دیں۔ احباب کا فرض ہے۔ کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مبلغ بنانے کے لئے مڈل پاس بچوں کو جلد مدرسہ احمدیہ میں داخل کریں۔ تا ان کی پڑھائی کا ہرج نہ ہو ؛ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

اخبار احمدیہ

مجالس انصار اللہ کے کاموں کی پڑتال } قادیان اور بیرونجات کی جملہ مجالس انصار اللہ کے کاموں کی پڑتال کے لئے مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان نے مطابق ریزولیوشن ۲۴ مورخہ ۴ مئی ۱۹۴۴ء شیخ نیاز محمد صاحب پنشنر کو مرکزی انسپکٹر مقرر کیا ہے۔ احباب ان کے فرائض کی سرانجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ خاکسار شیر علی عفی عنہ صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ

حصہ وصیت میں اضافہ } (۱) امۃ الحمید صاحبہ بنت ملک محمد خورشید خان صاحب نے ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۳ کی وصیت کر دی ہے۔ (۲) چوہدری شکر اللہ صاحب مدرس تحریک جدید ڈسکہ نے اپنا حصہ وصیت ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۹ کر دیا ہے۔ (۳) سید ابرار حسین صاحب ولد سید سلطان حسین صاحب موصی ۹۹۴ نے ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۹ کی وصیت کی ہے۔

تقرر سیکرٹری مال } مرزا صفدر جان صاحب منشی نواب صاحب ہوتی کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مردان (۲) مولوی نور الحق صاحب ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول چارسدہ کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چارسدہ مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

درخواست ہائے دعا } (۱) مولوی عنایت اللہ صاحب خلیلی مولوی فاضل فیروز پور شہر کا بھتیجہ بیمار ہے (۲) محمد عیسیٰ صاحب بھاگلپوری کی لڑکی زرینہ بیگم صاحبہ بیمار ہے۔ (۳) احمد حسین صاحب کاتب "الفضل" کی ہمشیرہ عرصہ سے بیمار ہے (۴) محمد صدیق صاحب

مجاہدین تحریک جدید کی شدید ترین خواہش

تحریک جدید کا ہر مجاہد شدید ترین خواہش رکھتا ہے۔ کہ اس کو اس کا دس سالہ حساب ارسال کیا جائے۔ تا کہ اگر اس کے دس سالہ حساب میں کسی قسم کی کمی یا کوتاہی ہو۔ تو وہ اس کا ازالہ کر دے۔ تحریک جدید بھی یہی چاہتی ہے پس اس غرض کو پورا کرنے کی بہترین صورت یہ ہے۔ کہ آپ اپنا سال دہم کا وعدہ فوراً پورا کر دیں۔ یا زیادہ سے زیادہ ۳۱ مئی تک پورا کریں۔ پھر آپ کو دس سالہ حساب جلد مل جائے گا۔ کیونکہ اگر آپ نے دس سال پورے ادا کئے ہیں تو آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دستخطی چٹھی انشاء اللہ پہنچ جائے گی۔ اگر گزشتہ سالوں میں سے کوئی سال خالی ہوگا۔ تو دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید آپ کو ایک مطبوعہ چٹھی کے ذریعہ آپ کا دس سالہ حساب پیش کر دے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ سال دہم کا چندہ جلد سے جلد یعنی زیادہ سے زیادہ ۳۱ مئی تک ادا کر دیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

یوم سیرت پیشوایان مذاہب

امسال سیرت پیشوایان مذاہب کے جلسوں کے لئے ۲۱ ماہ ہجرت مطابق ۲۱ ماہ مئی کا دن مقرر ہے۔ تمام احمدی جماعتوں کے عہدہ دار احباب سے گزارش ہے۔ کہ اپنے ہاں ابھی سے تاریخ مذکور پر جلسوں کا انتظام شروع فرمائیں۔ اور ہر مذہب کے معززین کو ان میں شمولیت کی دعوت دیں ؛ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی والدہ بیمار ہے (۵) محمد لطیف و محمد عمر متوطن کھوکھر غربی محاذ جنگ پر ہیں (۶) میاں امجد حسین صاحب بوگرا بنگال بعارضہ سل بیمار ہیں۔ اور اس وقت سینی ٹوریم میں داخل ہیں۔ (۷) ڈاکٹر سید اعزاز حسین صاحب مرحوم برہ پورہ بھاگلپور کی لڑکی امجدی بیگم سخت علیل ہے۔ اس کا اپریشن ہوا ہے سب کی دعا چاہئے۔

نماز جنازہ } حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۵ ہجرت بعد نماز جمعہ حسب ذیل اصحاب کا جنازہ غائب پڑھایا۔

(۱) جناب الشیخ علی القزق حیفا فلسطین۔ یہ پرانے اور نہایت مخلص احمدی تھے۔ اور تبلیغ کے لئے خاص جوش رکھتے تھے۔ انہیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عاشقانہ محبت تھی۔ عمر ۶۰ سال کے قریب تھی۔

(۲) جناب میاں نظام الدین صاحب سٹروعہ ضلع ہوشیارپور آپ پرانے صحابی تھے۔ اور مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری کے نانا موصی تھے۔ اس لئے امانتاً سٹروعہ میں دفن کئے گئے۔

دعائے مغفرت } (۱) چوہدری میاں خان صاحب گوندل صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعمر تقریباً ۹۵ سال فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد طفیل بی۔ اے چک ۹۹ شمالی سرگودہا (۲) میرا خورد سال لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار عبد الغنی قادیان (۳) ۷ مئی کو خاکسار کی ہمشیرہ فوت ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ احباب

تعلیم الاسلام کالج کے لئے چندہ اور جماعت احمدیہ

کالج فنڈ کی تحریک ہوئے دس پندرہ دن ہوئے تھے۔ کہ میں نے گھر اپنی بیوی سے کہا کہ گو اس وقت مالی تنگی کے دن ہیں۔ مگر یہ الٰہی تحریکیں بار بار نہیں ہوا کرتیں۔ کوئی بڑی رقم اگر پیش نہیں کی جا سکتی۔ تو محض ثواب کی خاطر لہو لگا کر شہیدوں میں نام لکھا لینا چاہیئے۔ اور ایک آنہ فی کس کے حساب سے گھر کے ۹ افراد کا چندہ ادا کر دینا چاہیئے۔ بیوی نے اس میں بھی دقت محسوس کی۔ مگر ۷ ـ ۸ مئی کی درمیانی رات کو سحری کے وقت میں نے سنا کہ سوتے میں بیوی رو رہی تھی۔ میں نے اٹھ کر اسے جگایا اور پوچھا کیا بات ہے۔ اس نے کہا خواب میں ایک بزرگ سفید ریش بڑی پگڑی سر پر بہت لمبا قد تشریف لائے۔ اور مجھے گلے سے پکڑ کر کہا چندہ کیوں نہیں دیتی۔ پھر آپ نے جگا دیا۔ اسی وقت چندہ ادا کر دیا۔ میں سب بھائی بہنوں کو یہ سچا خواب پیش کر کے تحریک کرتا ہوں کہ کالج فنڈ میں ضرور حصہ لیں۔ خاکسار

ملک عبد الرحمن صاحب خادم کی علالت

گجرات ۱۱ مئی۔ آج عزیزم خادم کے بخار کا تیرھواں دن ہے۔ آج صبح ٹمپریچر ۹۹ سے کم ہو کر نارمل ہو گیا۔ الحمد للہ۔ پہلے صبح ٹمپریچر ننانوے یا اس سے زیادہ ہوتا تھا۔ مگر تین سے بارہ بجے رات تک ٹمپریچر ۱۰۱ سے زیادہ ہو جاتا تھا آج امید ہے۔ کہ ان اوقات میں بھی ٹمپریچر کم رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ احباب جماعت دعا فرماتے رہیں تا اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو جلد از جلد کامل شفا بخشے۔ آمین خاکسار ملک برکت علی

الاخبار والآراء

حضور نظام کی اپیل گوشہ نشین صوفیا سے

معلوم ہوا ہے کہ حضور نظام نے ایک فرمان کے ذریعہ علماء و صوفیا سے جو درگاہوں میں معتکف ہیں اپیل کی ہے۔ کہ وہ بدلے ہوئے حالات اور زمانہ کی غیر مذہبی روش کے پیش نظر گوشہ تنہائی سے باہر نکلیں اور دوسروں سے ملکر بہبودی ملک و ملت کے کاموں میں حصہ لیں۔ شریعت انہیں اس کام سے منع نہیں کرتی۔ حضور نظام کا یہ ارشاد نہایت اہم ہے۔ لیکن پیش نظر خرابیوں کے ازالہ کی کامیاب صورت نہیں۔ بے شک درگاہوں اور خانقاہوں میں جو لوگ بیکار پڑے ہیں۔ ان کی تعداد بہت کافی ہے۔ لیکن گوشہ تنہائی سے باہر کام کرنے والے علماء و صوفیا کی تعداد ان سے بہت زیادہ ہے۔ اتنی بڑی تعداد جب ان خرابیوں کا انسداد اور ان مشکلات کا ازالہ نہیں کرسکتی۔ جن میں مسلمان مبتلا ہیں تو درگاہوں اور خانقاہوں کی تنگ و تاریک دنیا میں بے کار عمریں گزار دینے والے لوگ کیا کرسکتے ہیں۔ قوموں اور ملکوں کی مذہبی اور روحانی اصلاح اور دنیا میں صحیح معنوں میں قیام امن کا کام خدا تعالیٰ کے مامور اور ان کی جماعتیں ہی کرتی آئی ہیں۔ اور اب بھی یہ کام اسی طرح ہو سکتا ہے۔

احراری لیڈروں کی رہائی کے لئے التجا

گاندھی جی کو حکومت نے رہا کر دیا جس کی وجہ ان کی شدید علالت ہے۔ لیکن احراری اخبار "زمزم" (۱۰ مئی) نے اسے پالیسی میں تبدیلی پر محمول کرکے التجا کی ہے کہ مولوی حبیب الرحمن مولوی داؤد غزنوی اور دیگر احراری لیڈروں کو بھی رہا کر دیا جائے۔ گاندھی جی اگر بیمار نہ ہوتے۔ اور پھر رہا کر دیئے جاتے۔ تو دوسروں کی رہائی کے لئے ان کی مثال پیش کی جاسکتی تھی۔ لیکن اب تو اس وقت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جب احراری لیڈر حقیقی نہیں تو کم از کم کسی مصنوعی بیماری میں مبتلا ہوں۔ اور پھر ملک ان کی رہائی کے لئے اسی طرح زور و شور سے مطالبہ کرے۔ جس طرح گاندھی جی کے لئے کیا گیا۔

شرع محمدی اور ایڈیٹر زمیندار

دہلی میں جماعت احمدیہ کے جلسہ کے موقعہ پر فتنہ و فساد کرنے والوں کی حمایت میں "زمیندار" نے جو آواز اٹھائی۔ اور محض اس عداوت کی بناء پر اٹھائی۔ جو اسے جماعت احمدیہ سے ہے اس میں حسب معمول اسے سخت ناکامی ہوئی ہے۔ ہم نے اس کی لغویت کے اظہار کے لئے جو مضامین لکھے۔ ان کا وہ کوئی جواب نہیں دے سکا۔ اور بالکل خاموش ہو گیا ہے۔ ہم اس بارے میں اسے زیادہ مجبور تو نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن اتنا دریافت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وراثت کے سلسلہ میں وزیر آباد میں جس مقدمہ کے دائر ہونے کا ذکر ہندو مسلم اخبارات میں آچکا ہے اور جس کی طرف ہم نے بھی اشارہ کیا تھا۔ اس کے متعلق یہ بتا دیا جائے کہ کیا یہ درست نہیں ہے۔ کہ "زمیندار" کے ایڈیٹر اختر علی صاحب نے اپنے والد مولوی ظفر علی صاحب کے خلاف وراثت کے سلسلہ میں ایک دعوےٰ دائر کیا۔ یہ دعوےٰ سب جج وزیر آباد کی عدالت میں پیش کیا۔ اور اس کا مدعا یہ تھا۔ کہ جائداد کی جو تقسیم شریعت اسلامیہ کی رو سے مولوی ظفر علی صاحب نے کی۔ اسے منسوخ کرکے غیر اسلامی اصول کے مطابق تقسیم کی جائے۔ نتیجہ یہ کہ مولوی اختر علی نے شرع محمدی کے ماننے سے انکار کیا۔ اور اس کے خلاف فیصلہ حاصل کرنے کے لئے انگریزی عدالت میں [illegible] دائر کی۔

تعجب ہے "زمیندار" جو ذرا ذرا سی بات پر شور مچا دینے کا عادی ہے۔ اور جو ابھی کل "پرتاپ" کی اتنی سی بات پر کہ "زمیندار" کے وظیفہ کی بحالی کی گفتگو شروع ہو گئی ہے۔" جھٹ "جھوٹے پر تین حرف" پکار اٹھا۔ وہ اتنے بڑے معاملہ کے متعلق خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے۔ ایسی خاموشی کہ باوجود بار بار جھنجھوڑنے کے ایک لفظ مونہہ سے نہیں نکالتا۔

ان حالات میں سوائے اس کے کیا کہا جاسکتا ہے۔ کہ شرع محمدی کے فیصلہ کو منسوخ کرانے کا جو الزام "زمیندار" کے مدیر پر لگایا گیا ہے۔ اس کے درست ہونے میں کوئی کلام نہیں۔

مسٹر جناح اور ایک احراری "مولانا"

گزشتہ پرچہ میں ہم ایک غیر مسلم اخبار کے متعلق یہ شکوہ کر چکے ہیں۔ کہ اس نے مسٹر جناح کو جنہیں مسلمان عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے اور اپنا سب سے بڑا سیاسی لیڈر سمجھتے ہیں۔ اور جنہیں گاندھی جی بھی قائد اعظم قرار دے چکے ہیں۔ دل آزار اور غیر موزون الفاظ استعمال کئے ہیں۔ لیکن اس سے بھی زیادہ افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ کچھ ایسے لوگ ہیں جو کہلاتے تو احرار اسلام ہیں۔ لیکن غیر مسلموں کو خوش کرنے کے لئے ایک طرف تو گاندھی جی کے گن گاتے رہتے ہیں۔ اور دوسری طرف مسٹر جناح کو برا بھلا کہنا کار ثواب سمجھتے ہیں۔ انہی میں سے ایک نے جسے احرار نے "مولانا رحمت اللہ مہاجر" بنا رکھا ہے۔ اور جو درحقیقت قطعاً کسی شمار و قطار میں سمجھے جانے کے قابل نہیں۔ پرتاپ (۱۱ مئی) میں لکھا ہے:۔

"یہ قدرت کا انتخاب ہے۔ کہ ہندو قوم کو ایسا لیڈر ملا۔ جو قوم کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ اور مسلمان کو بدقسمتی سے ایسا قائد اعظم ملا۔ جو مغربی تہذیب کا یورپین ماڈل ہے۔ جس [illegible] اسلام سے [illegible] کی بھی نسبت نہیں ہے۔"

اس کے بعد مختار صاحب لیڈر کے انداز میں لکھا ہے۔

"میں حیران ہوں کہ مسلمان کب تک مسٹر جناح کی غیر اسلامی حرکات کی بیہودہ تاویلات میں مصروف رہیں گے اگر قوم پر محض پاکستان کے قیام کی خاطر یہ مرگ زا سکوت طاری رہا تو ان انگریزی مسلمانوں کے ہاتھوں اسلام اور حضور رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ننگ و ناموس کو بچانا مشکل ہو جائیگا وہ لوگ جو مسٹر جناح کو قائد اعظم تسلیم کرتے۔ اور ان کی عزت و احترام کی حفاظت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کیا چار کوڑی کے احرار کو اس طرح کی بے ہودہ سرائی کی اجازت دیں گے؟"

"زمیندار" کا ضمیر

"زمیندار" (۱۱ مئی) نے "جھوٹے پر تین حرف" کے عنوان سے "پرتاپ" کے اس فقرہ کو "جھوٹ کا سب سے زیادہ بھیانک نمونہ" قرار دیا ہے۔ کہ حکومت پنجاب سے "زمیندار" کے وظیفہ کی بحالی کی گفتگو شروع ہو گئی ہے"۔ اور دعوےٰ کیا ہے۔ کہ "ہمارا ضمیر اتنا سستا نہیں۔ کہ سنہری روپہلی ٹکلیوں سے خریدا جاسکے" اس "پرشہباز" نے "جھوٹے پر تین حرف" کے عنوان سے ہی روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "زمیندار" اپنا جنگی ایڈیشن ڈیڑھ سال تک حکومت کو مہیا کرتا رہا۔ اس سلسلہ خرید میں پہلا خلل اس بناء پر آیا کہ زمیندار نے پرچوں کی قیمت لے لی۔ لیکن حسب قرارداد پرچے مہیا کرنے میں بے قاعدگی جاری تھی۔ اس وجہ سے خریدار یعنی حکومت کو اعتراض پیدا ہوا۔ پھر بائع اور مشتری کے درمیان نئی قرارداد ہوئی۔ کہ یہی رقم وصول کی جائے۔ اس میں انقطاع کا واقعہ یہ ہے۔ کہ زمیندار کے ایک قرض خواہ نے سرمایہ کی وصول طلب رقم کے متعلق عدالت سے [illegible] جہاں سے روپیہ ملتا تھا۔ [illegible] کہ رقم بحق قرض [illegible] جائے۔ زمیندار [illegible] تصفیہ [illegible] کی خریداری [illegible]

نذرِ سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا

از محترمہ مریم خاتون صاحبہ بی۔اے۔ بی ٹی بنت مولوی محمد عثمان صاحب لکھنؤ

آہ کیا عالمِ ہستی پہ یہ آفت آئی (۱) وقت سے پہلے زمانے میں قیامت آئی
رات گذری نہیں صبحِ شبِ فرقت آئی اک نئے بھیس میں کمبخت مصیبت آئی

اُمّ طاہر نے یکایک جو ہمیں چھوڑ دیا
رشتۂ اُلفت کا جو توڑا ہے تو دل توڑ دیا

اڑ گئی بلبلِ شوریدہ گیا وقتِ بہار (۲) سونا سونا سا نظر آتا ہے صحنِ گلزار
پھول جو باغ میں خنداں تھے بنے صورتِ خار ہو گئی آج نسیم اور صبا سب بیکار

وہ ترنم کی صدا اور وہ ترانہ نہ رہا
ہائے افسوس کہ پہلا سا زمانہ نہ رہا

آہ بدلے ہیں زمانہ نے عجب طور و طریق (۳) جسکی شفقت تھی زمانہ پہ کہاں ہے وہ شفیق
بحرِ رحمت میں ہوئی آج وہ خود جا کے غریق اور گردابِ مصیبت میں ہیں سب اسکے رفیق

انجمن تیرہ ہے اک شمع جو بے نور ہوئی
چاندنی رات نظر میں شبِ دیجور ہوئی

تارے پھیکے نظر آتے ہیں کہ گردوں ہے اُداس (۴) چار سُو حالتِ غم چار طرف صورتِ یاس
پھول لاکھوں ہیں مگر انمیں نہیں ہے بُو باس کوئی قمری نہیں ملتی ہے کسی سرو کے پاس

کس کا ماتم ہے کہ ہیں دل میں نہاں نشترِ غم
زخم ہی زخم ہیں نایاب ہوا ہے مرہم

جس کے اخلاق کی گرویدہ تھی دنیا ساری (۵) جس کے عادات سے آسان تھی ہر دشواری
جس کے اقوال سے تھی قوم میں اک بیداری جس کی طاعات میں تھی کیفیتِ سرشاری

آج وہ راہ نما سب سے جدا ہوتی ہے
بسترِ خاک ہے اور اس پہ پڑی سوتی ہے

نذرِ امراض تو اک عرصہ سے تھا جسمِ نزار (۶) موت سے آج ملا جا کے وہ ظالم آزار
لُوٹ لی ایک ہی کانٹے نے گلستاں کی بہار جتنی تدبیریں تھیں آخر میں وہ ٹھہریں بیکار

رونے والے جو ہیں بیکار وہ کب روتے ہیں
خوبیِ وسعتِ اخلاق کو سب روتے ہیں

آج تک پیشِ نظر ہے وہ سُہانا منظر (۷) سامنے بیٹھ کے تھی چہرۂ انور پہ نظر
سلسلہ باتوں کا جس طرح کوئی سلکِ گہر دلنشیں قول ہر اِک بات دلوں کی رہبر

اُف دوبارہ وہ ملاقات میسر نہ ہوئی
حیف صد حیف کہ وہ قند مکرر نہ ہوئی

آہ تقدیر نے وہ وقت ہی آنے نہ دیا (۸) سر کو جی بھر کے وہاں اُس نے جھکانے نہ دیا
عالمِ حسنِ عقیدت کو جتانے نہ دیا جادۂ مرکزِ اخلاص پہ آنے نہ دیا

وہ ستم ڈھائے ہیں قسمت نے کہ دل ٹوٹ گیا
نقشِ پا سامنے ہیں راہ نما چھوٹ گیا

وقت دوبارہ وہ اب عمر میں کیوں آئیگا (۹) دورِ اخلاص جو گذرا ہے وہ تڑپائیگا
دلِ فرقت زدہ رہ رہ کے ستم ڈھائیگا اب بھی پچھتاتا ہے آئندہ بھی پچھتائیگا

اب غضب یہ ہے کہ بیکار ہیں سب نالہ و آہ
کچھ نہیں چارہ بجز اس کے کہ اِنّا لِلّٰہ

ہے دعا اب یہ خدا سے کہ تجھے ربِّ غفور (۱۰) خُلد دے اور ملیں خُلد میں سب حُور و قصور
رہے تا روزِ ابد روح سراپا مسرور تجھ پہ رحمت ہو تری قبرِ مبارک پُر نور

نیکیوں کا تیری اللہ صلہ دے تجھ کو
جو کوئی دے نہیں سکتا وہ خدا دے تجھ کو

(۱۱) نذرِ مریمؓ ہے یہ مریم کی عقیدت کا کلام میرا دل تجھ پہ فدا اور مرا تجھ پہ سلام
تجھ پہ اللہ کی رحمت رہے تا روزِ قیام میرا وابستہ رہے تجھ سے عقیدت کا نظام

دل پہ ہے نقش جو گفتار سراسر اخلاص
۱۹۴۴ء
میں نے تاریخ کہی ہے تیری وارستہ خاص
۱۳۶۳ھ

۵؎۔ دسمبر ۱۹۴۰ء میں جلسہ سالانہ پر سیدہ مرحومہ رضہ سے ملاقات پہلی بار ہوئی تھی۔ کیا معلوم تھا۔ کہ قسمت میں یہی پہلی اور آخری ملاقات ہوگی۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے اُس پُر نور چہرہ کو دیکھنے سے محروم ہو جاؤں گی *

"ہماری طرف جو لوگ آئے حق کی خاطر آئے"

از مولوی محمد علی صاحب - پیغام صلح ۲۹ - مارچ ۱۹۴۴ء میں

محولہ بالا ادعا کے بے بنیاد ہونے کی واضح اور تازہ مثال ناظرین الفضل اور حق پسند غیر مبایعین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے جس سے دو اور دو چار کی طرح ثابت ہو جائیگا کہ مولوی محمد علی صاحب جو کچھ فرمایا کرتے ہیں۔ اس میں حقیقت کا کتنا حصہ ہوتا ہے۔

اخبار پیغام صلح ۵ راپریل ۱۹۴۴ء میں میرے تایا زاد بھائی منشی احمد الدین اور ان کے فرزند ارجمند حکیم عبد المالک کا ایک مضمون بہ عنوان "جماعت قادیان سے علیحدگی۔ اور جماعت احمدیہ لاہور میں شمولیت کا اعلان" میری نظر سے گزرا جس میں لکھا ہے :-

"خاکسار معہ خاندان خود جماعت قادیان سے ایک عرصہ سے منسلک چلا آتا تھا۔ اس عرصہ میں جماعت احمدیہ لاہور اور جماعت قادیان کے مابین اختلافی مسائل پر کثرت سے بحث مباحثہ ہوتا رہا۔ بالآخر خاکسار اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ جماعت احمدیہ لاہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحیح عقائد و مسلک پر قائم ہے بایں وجہ خاکسار نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اپنا تعلق جماعت قادیان سے منقطع کر لیا جائے۔ اور جماعت احمدیہ لاہور جو کہ حضرت مسیح موعود کی صحیح تعلیم و تربیت کے عین مطابق ہے۔ اپنا تعلق پیدا کیا جائے اس لئے بذریعہ عریضہ ہذا التماس ہے کہ خاکسار اور خاکسار کے بڑے بیٹے مسمی حکیم عبد المالک خان کو شامل جماعت احمدیہ لاہور کیا جائے" ۱۶ ؍ ۳ ؍ ۴۴

میں اس انتظار میں رہا کہ مولوی محمد علی صاحب دل کھول کر خوشیاں منالیں۔ کیونکہ جب حقیقت کھل گئی تو ان کا یہ دعویٰ کہ "ہماری طرف جو لوگ آئے حق کی خاطر آئے" بالکل باطل ثابت ہو جائے گا۔ لیکن چونکہ

(۱) جناب ماسٹر فقیر اللہ صاحب جو انجمن غیر مبایعین کے آڈیٹر اور جناب مولوی محمد علی صاحب کے امام الصلوٰۃ تھے (۲) خان بہادر میاں محمد صادق صاحب لاہور ریٹائرڈ ڈی ایس پی جو ان کے آنریری جنرل سیکرٹری رہ چکے ہیں (۳) جناب سید امجد علی شاہ صاحب سیالکوٹ جو انجمن اشاعت اسلام کے آنریری معتمد تھے۔

اور (۴) کیپٹن سید محمد اسلم شاہ صاحب ایم بی بی ایس جنہیں غیر مبایعین بطور مبلغ سپین تیار کرنے کا بارہا اعلان کر چکے ہیں۔ حال ہی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کر چکے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے ان جلیل القدر اصحاب کے مقابل پر مولوی محمد علی صاحب متذکرہ بالا منشی احمد الدین اور ان کے فرزند حکیم عبد المالک کی جماعت احمدیہ قادیان سے علیحدگی کو پیش کریں۔ اس لئے مناسب سمجھا کہ حقیقت آشکار کر دی جائے فی الحال زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں صرف آج سے تین سال قبل کا ایک اعلان درج ذیل کیا جاتا ہے :-

حکیم عبد المالک صاحب اور ان کے والد میاں احمد دین صاحب پوچھی توجہ کریں

نظارت بیت المال کے حق میں اور حکیم عبد المالک صاحب اور ان کے والد صاحب میاں احمد دین صاحب پوچھی کے خلاف دار القضاء نے ۲۵۲ روپے کی ڈگری کئی سال ہوئے دی تھی۔ باوجودیکہ باپ بیٹا دونوں نے اس کی ادائیگی کے کئی وعدے کئے۔ مگر ایفا نہ ہوئے۔ اور آج تک ایک پیسہ بھی وصول نہیں ہوا۔ اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر اس اعلان کی اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر معقول اور تسلی بخش صورت ان کی طرف سے معلوم نہ ہوئی۔ تو پھر اس میعاد کے بعد ہر دو باپ بیٹا کے خلاف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست کی جاویگی کہ انہیں جماعت احمدیہ سے خارج فرمایا جاوے (انچارج شعبہ تنفیذ (نظارت امور عامہ) قادیان ۲۹ ؍ مئی ۱۹۴۱ء)

یہ تھی وہ بنیادی وجہ جس نے اختلافی مسائل پر محمود و خوض کی تحریک ان دونوں کو کی۔ جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ لاہور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحیح عقائد و مسلک پر نظر آئی۔ اس کے بعد انہیں ایک اور وجہ سے بھی پوری پوری تحقیقات کا موقع ملا۔ وہ جناب ناظر صاحب بیت المال کی ایک چٹھی تھی۔ جو منسلک کر کے ان کی خدمت میں بغرض تعمیل بھجوائی گئی تھی۔ وھو ھذا

"نادہندگان کے متعلق اب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد ہے کہ نادہندگان کی مقامی طور پر اصلاح کی جاوے۔ اگر وہ اپنی اصلاح نہ کریں۔ تو ان کو نوٹس میعادی ایک ماہ کا دیا جائے اگر اس پر بھی وہ اپنی اصلاح نہ کریں۔ تو ان کا معاملہ جماعت کے روبرو پیش کر کے جماعت کے دوستوں کی رائے کے ساتھ ان کے اخراج از جماعت کی رپورٹ ناظر صاحب امور عامہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔ اس طرح سے جب تک آپ ان کا اخراج ناظر صاحب امور عامہ کے ذریعہ سے نہیں کرائیں گے۔ اسوقت تک یہ دوست جماعت کے ممبر سمجھے جائیں گے۔ اور ان سے چندہ کی وصولی کا مطالبہ نظارت ہذا کی طرف سے قائم رہے گا۔ والسلام"

۱۴ مارچ ۱۹۴۴ء کو زبانی اطلاع بھجوا دی گئی ۱۷ مارچ ۱۹۴۴ء کو بعد نماز جمعہ ہمارے سکرٹری صاحب تعلیم و تربیت میاں کرم الٰہی صاحب وہ چٹھی لے کر ان کے پاس گئے۔ کہ آپ کے چندہ کا نام اور بصورت عدم تعمیل جماعت سے اخراج کی اطلاع پڑھ کر فوراً اس نتیجہ پر پہنچے کہ "جماعت احمدیہ لاہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحیح عقائد و مسلک پر قائم ہے"

یہ وہ اختلافی مسائل تھے جو ۱۷ مارچ ۱۹۴۴ء کے بعد ان کے سامنے آئے۔ یہاں ایک دلچسپ بات بھی قارئین ملاحظہ فرمالیں ۱۷ ؍ مارچ ۱۹۴۴ء کو ناظر صاحب بیت المال کی محولہ بالا چٹھی کے مضمون سے زبانی واقف کر دیا گیا تھا لیکن چٹھی ان کی خدمت میں ۱۷ ؍ ۳ ؍ ۴۴ کو پیش ہوئی مگر اعلان لاہور کی بیعت پر تاریخ ۱۶ ؍ ۳ ؍ ۴۴ ہے گویا یہ دکھانا مقصود ہے کہ اس واقعہ سے قبل ایسا کیا گیا۔ اگر پیغام صلح بھی ان کی حمایت میں کھڑا ہو سکتا ہے تو جو کارڈ یا لفافہ ان کی طرف سے بیعت کا موصول ہوا۔ اس کی مہر والی طرف کا فوٹو شائع کر دے خرچ میرے ذمہ ہوگا۔

اب رہی انکے "خاندان" کی اہمیت۔ اسے ابھی ضبط تحریر میں لانے کی ضرورت نہیں۔ اگر ضرورت پڑی تو ان کے "خاندان" کی قلعی بھی انشاء اللہ تعالیٰ وقت پر کھول دی جائے گی۔ یہ لوگ ادھر ادھر گھومنے کے بہت عادی ہیں اسلئے جماعتیں باخبر رہیں۔ کہ وہ کسی کی وجہ سے ایسے نہیں... پنجاب جموں و کشمیر کی جماعتیں ضرور نوٹ کریں۔

ستیارتھ پرکاش ایجی ٹیشن پر تبصرہ

اس نام کی ایک کتاب جو مہاشہ فضل حسین صاحب نے تصنیف کی ہے۔ اور صیغہ نشر و اشاعت سے بقیمت چھ آنے فی کاپی دستیاب ہو سکتی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے ایک معزز بھائی لکھتے ہیں :-

میری پر زور درخواست ہے کہ اس کے بقیہ حصص کی اشاعت کا جلد از جلد انتظام کیا جائے ایسا عالمانہ تبصرہ اس رسوائے عالم کتاب پر آج تک نہیں کیا جا سکا۔ ہندوستان بھر کے مسلمان ستیارتھ پرکاش پر تبصرہ کرنے کی بجائے مقبول شورش برپا کرنے کے بعد اب حسب دستور سو گئے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ملک صاحب کے فاضلانہ تبصرہ کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچا کر اس کی عام اشاعت کی تجاویز بروئے کار لائی جائیں۔ اس تبصرہ کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ صیغہ نشر و اشاعت کو خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور الفضل میں موجودہ اور آئندہ شائع ہونے والے حصوں کا اشتہار بار بار شائع ہونا چاہیئے۔ تاکہ جماعت کی پوری توجہ منعطف ہو سکے۔ اس کے بقیہ حصص کی اشاعت کا انتظام اور ایک حصہ میں قرآن کریم پر اعتراضات کا سنجیدگی کے ساتھ مدلل جواب لکھا جائے۔

وی۔ پی ارسال کئے جاچکے ہیں۔ وصول فرماکر ممنون فرمائیں۔ (مینیجر)

زعماء انصار اللہ جلد توجہ کریں

دستور اساسی جدید کے ماتحت جہاں پر ابھی تک مہتممین کا تقرر عمل میں نہیں آیا۔ وہاں پر جلد مندرجہ ذیل شعبہ جات کے مہتمم انصار میں سے منتخب کرکے منظوری کے لئے اُن کے نام میرے پاس جلد بھجوادیں۔ اور وہ شعبہ جات یہ ہیں جنکے مہتمم منتخب کئے جانے ہیں۔

(۱) مہتمم دعوت تبلیغ (۲) مہتمم تعلیم و تربیت (۳) مہتمم مال (۴) مہتمم عمومی۔

جس جماعت میں انصار کی تعداد کم ہو۔ اس میں ایک مہتمم کے سپرد دو۲ شعبوں کا کام کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً جو مہتمم تبلیغ ہو وہی مہتمم تعلیم و تربیت ہوسکتا ہے۔ جو مہتمم مال ہو۔ وہی مہتمم عمومی بن سکتا ہے۔

خاکسار شیر علی عفی عنہ
صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ

اعلان نکاح

میرے لڑکے مولوی عبداللطیف صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل کا نکاح ایکہزار روپیہ مہر پر امتہ الحی صاحبہ دختر میاں محمد عاقل صاحب بھاگلپوری کے ساتھ ۳۰ر اپریل ۱۹۴۳ء کو جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

عبدالسمیع

نظام نو ایڈیشن دوم

نظام نو کا دوسرا ایڈیشن جسے مجلس مشاورت کے موقع پر چھپ کر دوستوں کے پاس پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ افسوس ہے۔ کہ بوجہ پریس کی خرابی اور مشین کے کئی بار ٹوٹ جانے کے دیر سے شائع ہو رہا ہے۔ بہرحال اب ایڈیشن دوم چھپ چکا ہے۔ احباب اسے دفتر تحریک جدید سے حاصل کرسکتے ہیں۔ قیمت فی نسخہ ایک روپیہ ہے۔ تجارتی ضرورت کے لئے بیک وقت دس سے زیادہ نسخے خریدنے والوں کو دو۲ آنے فی روپیہ کمیشن بھی دیا جائے گا۔

انچارج تحریک جدید

اظہار تشکر

جماعت احمدیہ سندر گڑھ ضلع امرتسر کی تعمیر مسجد کے لئے مرکز سے چار اضلاع شیخوپورہ۔ سیالکوٹ۔ امرتسر۔ لاہور کی احمدیہ جماعتوں سے مبلغ پانصد روپیہ چندہ وصول کرنے کی اجازت اکیسال سے مل چکی ہے۔ جماعت کے دوستوں نے شہر لاہور سے چندہ وصول کرنے کے لئے مجھکو کہا ہے۔ اس لئے بندہ جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے مجلس عاملہ کی میٹنگ کرکے خاکسار سے کہا۔ کہ وہ دو۲ ماہ تک یکصد روپیہ احباب جماعت لاہور سے جمع کرکے سندر گڑھ مسجد کی امداد کے لئے بھیج دیں گے۔ لہٰذا بندہ جناب امیر جماعت احمدیہ لاہور کا اور دیگر چندہ دینے والوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرکے ان کیلئے دُعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اُن کے گھر جنت میں بنائے۔ یہ جماعت بہت ہی غریب ہے۔ اس لئے صاحب استطاعت اصحاب نہ صرف چندہ دیں۔ بلکہ دعاء فرمائیں۔ کہ خداوند کریم ہم کو جلدی مسجد احمدیہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

عاجز محمد ابراہیم امیر جماعت احمدیہ سندر گڑھ (بدوملی)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

مئی ۱۹۴۳ء سے جالندھر شہر اور جیجوں دوآبہ کے درمیان براستہ راہوں۔ چار گاڑیاں چلیں گی۔ اور ان کے اوقات حسب ذیل ہوں گے:۔

۴۶۰/۴۶۱	۴۰۰/۴۰۱		اسٹیشن		۳۹۹/۳۹۸	۳۹۵/۴۰۲
۴۶۰ ڈاؤن	۴۰۰ ڈاؤن				۳۹۹ اپ	۳۹۵ اپ
۸—۱۰	۱۶—۳۵	روانگی	جالندھر شہر	آمد	۱۱—۰	۱۹—۳۵
۱۱—۳	۱۹—۴۱	آمد	راہوں	روانگی	۸—۱۰	۱۶—۴۶
۱۱—۱۷	۱۹—۵۲	روانگی	راہوں	آمد	۸—۰	۱۶—۳۴
۱۳—۳۵	۲۱—۵۰	آمد	جیجوں دوآبہ	روانگی	۶—۵	۱۴—۴۰

(۲) اسی تاریخ سے اس سیکشن پر ڈیزل کاروں کا چلنا بند ہوجائیگا۔ درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کیلئے متعلقہ سٹیشن ماسٹروں کیطرف رجوع کریں۔ چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہوجاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔ (مسلم)

یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے غیر احمدی و غیر مسلم کے پتے مع ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ روانہ کریں۔ اور خاکسار یہ خدمت بجالانے کو حاضر ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۔۔۔ منکہ شیخ نور احمد منیر ولد منشی محمد دین صاحب مختار عام قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت قادیان میں سکنی زمین قیمتی ایک ہزار روپیہ ہے۔ اور مبلغ ۵ روپے ماہوار جیب خرچ کے لئے ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد شیخ نور احمد منیر۔ گواہ شد محمد الدین مختار عام گواہ شد:۔ سربلند پنشنر صدر محلہ دار الفتوح۔

نمبر ۳۵۰ منکہ سلطان احمد ولد عبد الرحمٰن صاحب قوم ارائیں پیشہ دکانداری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۲۲ ڈاکخانہ چک ۱۲۵ ضلع رحیم یار خان ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ اکیس صد روپیہ نقد میرے پاس موجود ہے اور میرا گزارہ دکانداری ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو کچھ دکانداری کی آمدنی ہوگی اس میں سے ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد سلطان احمد موصی بقلم خود گواہ شد۔ عبد اللہ سیکرٹری جماعت احمدیہ موضع جہول۔ گواہ شد:۔ میاں محمد اسمٰعیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جہول۔

نمبر ۔۔۔ منکہ غلام محمد ولد میاں ناصر الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن

صدر گوگیرہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ سکنی مکان واقعہ صدر گوگیرہ جس میں چوتھا حصہ میرا ہے۔ اس کی کل قیمت آٹھ سو روپیہ ہے جس کا چوتھا حصہ ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ زمین دو کنال

واقع قادیان دار البرکات قیمتی ۱۱۰۰/- روپے اس میں سے ۲۷۸/- روپے کا میرا حصہ ہے۔ جائیداد منقولہ میں سے ڈیڑھ صد روپیہ میرے پاس نقد موجود ہے۔ کل میزان جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ۵۹۸/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ بیس روپے

ماہوار ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ ماہ بماہ اسکو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے انتقال کے وقت اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا یا ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ غلام محمد بقلم خود گواہ شد:۔ رشید احمد خان آف قانون گو۔ گواہ شد نور الحق آنریری انسپکٹر بیت المال

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

محاذ کوہیما ۱۲ رمئی۔ ناسازگار موسم کے باعث علاقہ کوہیما میں سرگرمیاں محدود ہیں۔ ۱۰ رمئی تک ۲ ہزار جاپانی ہلاک اور تین ہزار مجروح ہوئے۔ موضع کوہیما میں جاپانی مردوں کی ۷۵۳ لاشیں گنی گئیں۔ اب یہ بات یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ آسام ریلوے لائن سے خطرہ ٹل گیا ہے۔ مغربی حصہ جاپانیوں سے پاک کردیا گیا ہے۔ ایک جگہ جاپانی فوج ریلوے لائن سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر پہنچ گئی تھی لیکن گشتی دستوں کی تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ناگا علاقہ کا تمام مغربی حصہ جاپانیوں سے پاک ہوگیا ہے۔

لنڈن ۱۲ رمئی۔ آرچ بشپ آف کنٹربری نے آج صبح ایک اعلان میں اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ دوسرے محاذ کی اطلاع موصول ہونے کے بعد آنیوالے اتوار کو تمام لوگ گرجوں میں جمع ہوکر اجتماعی طور سے دعائیں کریں۔

کانڈی ۱۲ رمئی۔ جنوب مشرقی ایشیا کی اتحادی کمان کا اعلان مظہر ہے کہ گذشتہ فروری کے آغاز سے اب تک اراکان۔ امپھل اور کوہیما کے محاذوں پر ۱۵ ہزار جاپانی ہلاک ہوچکے ہیں۔ جنرل سٹلول کے اعلانات سے معلوم ہوا ہے کہ شمالی برما میں ۶ ہزار جاپانی ہلاک ہوئے۔

لنڈن ۱۲ رمئی۔ آج مسٹر ایمری نے ایوان عام میں کہا۔ کہ گاندھی جی کی رہائی محض طبی وجوہ کی بناء پر عمل میں آئی ہے۔ جواہر لال نہرو اور خان عبد الغفار خان کی خرابی صحت کے متعلق کہا۔ ضرورت ہوئی تو انہیں طبی مدد دیجائے گی۔ انکی رہائی کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو کہا۔ کانگرسی لیڈروں کی نظر بندی کی نسبت حکومت کی پالیسی ریکارڈ پر ہے۔ اور میں اس معاملہ میں اور کچھ کہنا نہیں چاہتا۔

لنڈن ۱۲ رمئی۔ برطانیہ نے ترکی سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ جرمنی کو تانبا۔ جست گھی اور قیمتی دھاتیں بھیجنا بند کردے۔ اس کے جواب میں ترکی کی حکومت نے لکھا ہے کہ وہ ایک خاص مقدار کے اندر یہ اشیاء اور دھاتیں برطانیہ اور دیگر اتحادی ممالک کو بھیجنے کے لئے تیار ہے۔

کوہیما ۱۲ رمئی۔ پناہ گاہوں کو اڑانے اور سڑک کی روکاوٹیں دور کرنے کیلئے ٹینک جن کو برطانی راجپوت اور جاٹ سپاہی چلا رہے تھے۔ اور بکتر بند گاڑیاں جنکو سکھ چلا رہے تھے۔ جاپانی مورچوں میں گھس آئیں۔ ہماری توپوں ٹینکوں نے جب دشمن کے گولہ بارود کے ذخیرے اڑانا شروع کئے۔ تو کالے بھورے اور سفید دھوئیں کے بادل اٹھنے لگے۔ اسوقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک جوالا مکھی پہاڑ آتش فشانی کررہا ہے۔ دشمن نے خندقی توپوں کی شدید گولہ باری سے جواب دیا۔ اس کے بعد فوراً ہماری پیدل فوج اس علاقہ میں داخل ہوگئی۔ اور جو جاپانی باقی رہ گئے۔ ان کا صفایا کرنے لگی۔

واشنگٹن ۱۲ رمئی۔ وائٹ ہال سے اعلان کیا گیا ہے کہ صدر روزویلٹ نے نئے مالی سال کے فوجی اخراجات کیلئے ۴۹ لاکھ ڈالر کا مطالبہ کیا ہے۔

سرینگر ۱۲ رمئی۔ مسٹر جناح یہاں پہنچ گئے ہیں۔ پرتاپ پارک میں ان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں مسٹر جناح نے یہ امید ظاہر کی۔ کہ ریاستی باشندوں میں دوستانہ اور برادرانہ تعلقات قائم رہنے چاہئیں مسٹر جناح نے مزید کہا کہ میرا استقبال کرکے آپنے برطانی ہند کے مسلمانوں کی عزت افزائی کی ہے۔

مدراس ۱۲ رمئی۔ مدراس کے فوڈ کمشنر نے آج ایک پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ اس وقت تک آسٹریلیا سے ۲۷ ہزار ٹن گندم مدراس پہنچ چکی ہے۔ اور مزید آرہی ہے۔

ماسکو ۱۲ رمئی۔ ریڈیو کے نامہ نگار خصوصی کا بیان ہے کہ سبسٹاپول پر روسیوں کا قبضہ ہٹلر کے یورپ پر مشرق اور مغرب سے فیصلہ کن حملہ کی ابتداء کا اشارہ ہے اب روسی فوجوں کے لئے بلغاریہ اور رومانیہ پر حملہ کا دروازہ کھل گیا ہے۔ بحیرہ اسود کے محاذ پر جرمن فوجیں سخت خطرہ میں پڑگئی ہیں۔ ایک روسی مبصر نے لکھا ہے۔ کہ سبسٹاپول کے کھنڈروں پر ہم حلف لیتے ہیں کہ ہم برلن پہنچکر دم لینگے۔

لنڈن ۱۲ رمئی۔ سر جان اینڈرسن وزیر خارجہ نے کل ہاؤس آف کامنز میں اعلان کیا ہے کہ حکومت برطانیہ طلائی معیار کی طرف واپس جانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

لاہور ۱۲ رمئی۔ سونا ۔/۱۰/۷۵ روپے
چاندی ۔/۔/۱۳۸ پونڈ ۔/۴/۵۱ روپے

امرتسر ۱۲ رمئی۔ سونا ۔/۲/۷۸ روپے
چاندی ۔/۔/۱۳۸ روپے پونڈ ۔/۴/۵۱ روپے

لاہور ۱۲ رمئی۔ گورنمنٹ پنجاب نے پولیس کے چھوٹے ملازموں اور چپڑاسیوں وغیرہ کو کسی نہ کسی صورت میں مزید امداد دینے یا ان کی تنخواہیں بڑھانے کے متعلق جو سفارش گورنمنٹ ہند کو بھیجی ہوئی ہے۔ اس کی اس ماہ کے آخر تک آنے کی امید ہے۔

لاہور ۱۲ رمئی۔ کل لاہور کے سینٹروں کے وشاردا اور شاستری کے امیدوار ایڈیشنل پرچے میں نہ بیٹھے۔ انہوں نے یہ کارروائی یونیورسٹی کے اس فیصلہ کے خلاف کہ ایک دن میں ان گرمی کے دنوں میں دو پرچے ہوں۔ پروٹسٹ کے طور پر کی۔

لنڈن ۱۲ رمئی۔ اٹلی میں پانچویں اور آٹھویں فوج نے جرمن لائن پر زور کا حملہ شروع کردیا ہے۔ جنرل الیگزنڈر کے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ دونوں فوجوں کو نئے سرے سے ترتیب دینے کا کام عمدگی سے سرانجام پاگیا ہے۔ جس میں دشمن کوئی روکاوٹ نہ ڈال سکا۔ پانچویں اور آٹھویں فوج کا ایک دوسری سے آکر ملنا بہت مشکل تھا۔ مگر تمام مشکلات پر قابو پالیا گیا۔ ایک خاص اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دونوں فوجوں نے مل کر جو حملہ شروع کیا ہے۔ بحیرہ روم کے بیڑے نے انہیں بہت ہاتھ بٹایا۔ دونوں فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ دشمن بہت سخت مقابلہ کررہا ہے۔

کانڈی ۱۲ رمئی۔ کوہیما کے باہر کی ٹیلوں میں دشمن کی چوکیاں ہیں۔ انہیں صاف کیا جارہا ہے۔ شمال مشرق میں جاپانیوں سے ہماری فوجوں کی مٹھ بھیڑ ہوئی۔ جہاں علاقہ خراب ہونے کی وجہ سے ٹینکوں سے کام نہیں لیا جاسکتا۔

ماسکو ۱۲ رمئی۔ روسی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ ناروے کے شمال میں دشمن کے سات ہزار ٹن کے جہاز کو تارپیڈو مار کر غرق کردیا گیا۔

ماسکو ۱۲ رمئی۔ سربیا پر جرمنوں نے جوابی حملے کئے۔ جنہیں روسیوں نے روک دیا۔

لنڈن ۱۳ رمئی۔ اٹلی میں اتحادی فوجوں نے جرمنوں کے خلاف جو نیا حملہ شروع کیا ہے۔ اس میں کافی کامیابی ہورہی ہے۔ کل رات جبکہ اس حملہ پر ۲۴ گھنٹے ہی گذرے تھے۔ اتحادی فوجوں نے ان تمام جگہوں پر قبضہ کرلیا۔ جنپر وہ شروع میں قبضہ کرنا چاہتی تھیں۔ دشمن نے بہت سخت مقابلہ کیا۔ اتحادی فوجوں نے کیسینو اور لیاری کے درمیان دریائے ریپڈو کو آٹھ میل کے محاذ پر عبور کرلیا ہے۔ شمال میں امریکن فوج جرمن صفوں میں سے ہوتی ہوئی ۲ ہزار گز بڑھ گئی۔ اور ایک اہم پہاڑی پر قابض ہونیکے بعد ایک چھوٹے شہر پر حملہ کررہی ہے۔ وسطی علاقہ میں جنرل الیگزنڈر کی فوج نے ایک میل پیشقدمی کی ہے۔ کیسینو کے علاقہ میں دشمن نے پانچ زور کے حملے کئے۔ مگر سب کو روک لیا گیا۔ بھاری اتحادی توپیں دشمن کے مورچوں پر زبردست گولہ باری کررہی ہیں۔

لنڈن ۱۳ رمئی۔ برطانیہ اور امریکہ کی حکومتوں نے رومانیہ۔ بلغاریہ۔ ہنگری اور فن لینڈ کی حکومتوں کو متنبہ کیا ہے کہ اب بھی وقت ہے کہ وہ اپنی قسمت کا خود فیصلہ کرسکتی ہیں۔ انہیں بہت جلد سوچ لینا چاہیئے کہ وہ جرمنی سے الگ ہوکر اسے جلدی ختم کرنے میں مدد دے سکتی ہیں یا جرمنی کے ساتھ ہی مکمل شکست کھانا چاہتی ہیں۔

لنڈن ۱۳ رمئی۔ دو ہزار امریکن بمباروں نے جن کے ساتھ بہت سے فائٹر بھی تھے۔ جرمنی اور چیکوسلواکیہ میں دشمن کے کارخانوں پر حملے کئے۔ ایک ہزار جرمن فائٹر مقابل پر آئے۔ جن میں سے ۱۵۰ گرا لئے گئے۔ ۴۲ امریکن بمبار اور ۱۲ فائٹر بھی کام آئے۔

ماسکو ۱۳ رمئی۔ روسیوں نے کریمیا کے جزیرہ نما کو پوری طرح خالی کرالیا ہے۔ ۱۸ اپریل